

یدخلون فی دین اللہ افواجا الآیہ

[illegible]

التربیة الملیة فی مدن الممالک الآصفیة

۱۳۳۱ ف

مولوی محمد غوث صاحب مددگار صدر مدرس مدرسہ دینیات سرکار عالی

مطبع فیض الکریم حیدرآباد دکن میں چھپکر شایع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً علیٰ رسولہ و آلہ و اصحابہ۔

اللہ جل شانہ نے دنیا کو عالم اسباب بنایا ہے۔ بڑی حد تک اعمال افعال کردار رفتار پر نتائج مرتب کیے گئے۔ جو اسپہ مقرر ہوا۔ لیس للانسان الا ما سعیٰ الآیہ۔ ہمارے تنزل اور پستی کے ذمہ دار زیادہ تر ہمارے ہی اعمال ہیں۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم۔

قوموں کے ترقی عروج بہت کچھ انکے اعمال جدوجہد کا نتیجہ ہوا کرتا ہے کتاب سنت کی سچی اتباع قرون اولیٰ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی شریعت مطہرہ کی پابندی قوم کے ترقی، اور صلاح دارین، فلاح کونین کی متکفل ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون الآیہ۔ جو لوگ پرہیزگاری کرتے ہیں اور جو حسن سلوک سے پیش آتے ہیں اللہ ان کا ساتھی ہے۔ ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب اور جو شخص خدا سے ڈرتا رہے گا۔ خدا اس کے لئے نجات کی شکل نکالدیگا اور اس کو وہاں سے رزق پہونچائیگا جدھر سے اس کو (وہم و) گمان بھی نہ تھا۔

وانتم الاعلون ان کنتم مومنین الآیہ واتقوا اللہ لعلکم تفلحون الآیہ۔ اور اگر تم سچے مسلمان ہو تو (آخر کار) تمہارا ہی بول بالا ہو۔ اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم (اپنی) مراد کو پہونچو۔

میرے تحریر کا موضوع صرف تربیت و ہدایۂ عامہ ہے۔ اصل مقصد کے اظہار کے آگے عیسائیت اور اسلام کے بعض احکام کا فرق بتلایا جاتا ہے۔

عیسائیت اور اسلام | مسیحی مذہب کافۂ انام کے لئے نہیں ہے۔ بنی اسرائیل کے بھٹکے ہوئے بھیڑوں سے مختص کیا گیا ہے۔ (انجیل متی ۱۵ آیت ۲۴) اور شریعت سابقہ کے تابع

(انجیل متی باب ۱۹ فقرہ ۲۴)

اونٹ سوئی کے ناکے سے جانا آسان ہے۔ مگر پرستاران صلیب کا متمول طبقہ آسمانی بادشاہت میں داخل ہونیکا اہل نہیں۔ (انجیل لوقا باب ۱۸ فقرہ ۲۵) اسلام تمام عالم کے لئے ہے۔ (اسلامی عقاید کلمہ توحید کی معقولیت صداقت سے کوئی بے تعصب سلیم الفطرت شخص منکر اور روگرداں نہیں ہوسکتا) وما ارسلناک الا کافۃ للناس بشیرا ونذیرا الایۃ اور (اے پیغمبر) ہم نے تو تم کو تمام (دنیا کے) لوگوں کی طرف (پیغمبر بنا کر) بھیجا ہے کہ (ان کو ایمان لانے پر ہماری خوشنودی کی) خوشخبری سنا دو اور (کفر کرنے پر ہمارے عذاب سے) ڈراؤ۔ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین۔ اور (اے پیغمبر) ہم نے تو تمکو دنیا جہاں کے لوگوں کے حق میں رحمت (بنا کر) بھیجا ہے۔ شریعت اسلامیہ خود کامل و مکمل ہے دوسرے شریعت کی عیسائیت کے طرح تابع نہیں۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا الایۃ۔ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخاسرین الایۃ۔ آسمانی بادشاہت کا دروازہ عیسائیت کے طرح امرا و کے لئے بند نہیں۔ جو کوئی موحد ہو خواہ دولتمند یا غریب ہر ایک آسمانی بادشاہت اور حیات سرمدی کا مستحق ہے۔ فمن کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا۔ یعنی جس کو اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو تو چاہئے کہ نیک عمل کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں شریک نہ کرے۔ قد افلح المومنون الذین ھم فی صلاتھم خاشعون والذین ھم عن اللغو معرضون والذین ھم للزکوۃ فاعلون والذین ھم لفروجھم حافظون الا علی ازواجھم او ما ملکت ایمانھم فانھم غیر ملومین فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک ھم العادون والذین ھم لاماناتھم و عھدھم راعون والذین ھم علی صلواتھم یحافظون، اولئک ھم الوارثون الذین یرثون الفردوس ھم فیھا خالدون) الایۃ۔ یعنے ایمان

والے (اپنی) مراد کو پہو نچ گئے (اور یہ) وہ (لوگ ہیں) جو اپنی نمازین عاجزی کرتے اور وہ جو نکمے باتوں کیطرف رخ نہین کرتے، اور وہ جو زکوۃ دیا کرتے، اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی نگہداشت کرتے مگر اپنے بی بیوں، یا اپنے ہاتھ کے مال (یعنے لونڈیوں) سے کہ (ان پر) انپر کچھ الزام نہین، لیکن جو اس کے علاوہ طلبگار ہون تو وہی لوگ حد (شرع) سے باہر نکلے ہوئے ہین، اور وہ جو اپنے امانتوں اور اپنے عہد کا پاس ملحوظ رکھتے اور نیز جو اپنی نمازوں کے پابند ہین۔ یہی لوگ وارث ہین جو بہشت بریں کی میراث پائیں گے (اور) وہ اس میں (ہمیشہ) ہمیشہ رہنگے
مسیحی سرگرمی مذکور الصدر اناجیل مروجہ وغیرہ کے حوالہ سے باہمی فرق اور تبلیغی ماله و ماعلیہ حالت کی نوعیت بتلادیگی باوجود اس کے یوروپین و امریکن مسیحی اقوام کی مذہبی جدوجہد، تبلیغی غیر معمولی شغف نے آج تک عالم کو محو حیرت کر رکھا ہے۔
معلم، واعظ، طبیب، آبادکار، وغیرہ وغیرہ کے حیثیت سے اشاعت مذہب کا کام خاموشی کے ساتھ سرانجام دیا جارہا ہے۔ ان کی حیرت انگیز ترقی مردم شماری کے تختوں سے ظاہر ہے ہندوستان میں تعطیل کے موقعہ پردیسی تعلیم یافتہ کرستان وطلبۂ اپنے کاروبار چھوڑ کر اشاعت مذہب کے لئے اضلاع و تعلقات کا دورہ کیا کرتے ہین۔ جسطرح علیگڈھ کے طلبۂ قومی چندہ کے لئے نکلا کرتے ہین۔ اگر مدرسۂ نظامیہ وغیرہ کے دردمند طلبۂ اہل اسلام دیہات کے اصلاح وتربیت کے لئے تعطیلات مین قومی خدمت ادا کرین۔ تو اسلام کی بھاری خدمت سرانجام دی جاسکتی ہے۔

مسلمانوں کی مذہبی پستی | مذہب کے بارہ میں ہم بہت کچھ نازاں ہین۔ لیکن تامل سے دیکھا جائے تو ہم سے مذہبی روح بھی اور امور کے طرح۔

مائل بہ پستی ہے۔ جو قوم نفس پرستی میں منہمک ہو کر خدائے حی وقیوم کو فراموش کر دیتی ہے۔ من اتخذ الٰھہ ھواہ الآیہ۔ تو وہ بھی الطاف الٰہی سے دور اور فراموش کر دیجاتی ہے۔ فذوقوا بما نسیتم لقاء یومکم ھذا انا نسینا کم الآیہ۔ ومن یعش عن ذکر الرحمٰن نقیض لہ شیطانا فھو لہ قرین قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیکن بالتسبیح والتقدیس۔ والتہلیل ولا تغفلن فتنسین الرحمۃ (مسند امام احمد)

اور مقامات کیطرح ممالک آصفیہ میں بھی شر انگیز تبلیغ کوشش اور آرین سماج کی خاموش مذہبی وسیاسی سرگرمی جاری ہے اور پھیل رہی ہے۔ مسلمانوں کے لئے یہ امور تازیانۂ عبرت، وسبق آموز ہیں بشرطیکہ ہمارے افراد ملت میں وجدان صحیح اور اس کا احساس ہو، ہمارا مطمح نظر بجائے اعلائے کلمۃ اللہ، تدین، اخلاص ایثار کے، افتراق کلمہ، شقاق، خود غرض، ذاتی منفعت ہے، واطیعوا اللہ ورسولہ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم الآیہ۔ اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو کہ (آپس میں جھگڑا کرنیسے) تم ہمت ہار دینگے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ الآیہ۔ فان تطیعوا یوتکم اللہ اجرا حسنا الآیہ۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا۔ الآیہ۔ اور سب (ملکر) مضبوطی سے اللہ (کے دین) کی رسی کو پکڑے رہو۔ اور ایک دوسرے سے الگ نہونا۔ اس تمہید کے بعد میں اصل مقصد کیطرف رجوع ہوتا ہوں۔ اور یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ مسلمانوں کا کیا فریضہ ہے

مسلمانوں کا فریضہ

ممالک محروسہ کے ایک کروڑ اکتیس (۳۱) لاکھ کی آبادی میں صرف بارہ لاکھ مسلمان ہیں۔ جس میں اکثر مذہب سے ناواقف ہیں انکی دینی تربیت اصلاح ہمارے اولالامر، علماء ومشائخین کا قومی

فریضہ ہے۔ بدقسمتی سے ہمارا نظام قومی بگڑا ہوا ہے۔ ہر چھوٹے بڑے
کام کے لئے حکومت کے آگے دست سوال پیش کیا جاتا ہے۔ اپنے پیر
پر آپ کھڑے ہونا نہیں چاہتے، اسلام نے ہر فرد پر اس کی حسب
حیثیت کچھ نہ کچھ ملی، قومی فریضہ لگا رکھا ہے۔ کلکم راع وکلکم
مسئول عن رعیتہ۔ خود ہم مذہبیت اور روحانیت سے بہت کم آشنا
ہیں اس لئے اور ملل ہمارے سے مقتبس نور ہدایت، اور رشد آلہی کی
مستطیع نہیں ہوتے، ہماری مذہبی پستی اخلاقی کمزوری روحانیت کے فقدان
کے بوجہ ہم سے اپنے میں جذب کی قوت سلب ہو رہی ہے۔

ہماری زیادہ تر کوشش تنازع بقا میں اتباع شریعت
خیر القرآن کی عملی پیروی ہونا چاہیئے اور
اپنے آپ کو اخلاص اور اخلاق حسنہ کے زیور
سے آراستہ و پیراستہ کرنا چاہیئے۔ اس وقت اہل
روحانی اثر دوسرے قوموں پر بھی قایم ہو سکتا۔
اور اس سے اصلاحی کام میں کامیابی حاصل
ہو سکتی ہے۔

تبلیغ مذہب کے لئے عیسائیون کے دینی
کتب میں چندان اہمیت نہیں دی گئی ہے۔
ملک گیری، فتوحات، کے ساتھ ان کو اشاعت
دین کا خیال پیدا ہوا۔ اور یہ بھی استحکام سلطنت
کا ایک ذریعہ تصور کیا جاتا ہے۔

برخلاف اس کے اسلام میں ہر مسلمان
کا فرض ہے کہ جس عام برادری میں وہ شریک ہے
تمام اقوام کو بھی اس عالمگیر برادری میں شریک ہونے

کی مخلص اور پر امن طریقہ اور برادرانہ ہمدردی سے دعوت کرے۔
اسلام کا مقصد کل بنی نوع انسان مین ایک عام مساوات اور برادرانہ
رنگ کا اتحاد قایم کرنا ہے۔ باوجود اس کے مسلمان تبلیغی اور اصلاحی امور
سے بے پروا ہین۔ اجر وثواب کے لئے بہی خیر قرن کے اتباع و تقلید
کے لئے بہی، صرف مہذب تعلیم یافتہ، روشن دماغ یوروپین و امریکن
اقوام کی تقلید، پیروی کے لئے ہی یہ کام آغاز کیا جائے تو دنیا کو فوائد عظیم
حاصل ہو سکتے ہیں۔، اور اس سے بہت اخلاقی حالت درست ہو سکتی ہے۔
اقتباس رپورٹ | رپورٹ امورات مذہبی ضلع عثمان آباد بابتہ ۱۳۳۰ ف
مرتبہ جناب مولوی حافظ محمد یٰسین صاحب بی۔ اے اول تعلقدار ضلع عثمان آباد
کا اقتباس درج کیا جاتا ہے۔ (اقوام یورپ کی کوشش۔) یوروپین
اور امریکن مذہبی علماء کی مذہبی خدمات اور سرگرمی اور جفاکشی ہمارے لئے
قابل پیروی ہے ایک صدی میں شایستہ آزاد فرانسیسیوں نے اپنے
ہندوستانی مقبوضات پانڈیچری وغیرہ میں دو ثلث آبادی کو مسیحی المذہب
بنا دیا۔ اہل پرتگیس نے تین قرن کے درمیان گوا کے قریب قریب
کل آبادی کو اپنا ہم مذہب کر دیا اور گوا کے عظیم الشان جامع مسجد
آجکل رومن کیتھولک چرچ کا کام دے رہی ہے محراب و منبر برقرار رکھے
گئے ہین آواز تکبیر کے بجائے صدائے ناقوس بلند ہو رہا ہے ایک
حجرہ مسجد میں بڑی حجم کا خوشخط قلمی قرآن شریف بطور یادگار و آثار قدیمہ
رکھا ہوا ہے۔ ہندوستان وغیرہ میں انگریزی پر جوش پیشوایان مذہب
کی تبلیغی جد و جہد کا میاب نتائج (عرصہ قلیل مین) ہم مردم شماری کے نقشون
مین پڑھتے ہیں یہ بات ظاہر ہے کہ استحکام سلطنت بقاء مملکت کیلئے
فاتح و مفتوح کا متحد الملۃ متفق المذہب ہونا لازمات سے ہے چونکہ
صرف بنی اسرائیل کے بھٹکے ہوے گلہ کیلئے مختص اور افتراق جنسیت

وعصبیت کے ازالہ سے قاصر رہا ہو اوس کی یہ حیرت انگیز کامیابی اور وہ یونیورسل مذہب جو رحمت تمام اور کافہ انام کے لئے ہو۔ امتیازات ملی تفوق وطنی سے پاک بلا تفرقہ سیاہ وسفید ہر ایک رشتہ انما المومنون اخوۃ۔ مین منسلک و مربوط اس کی رجعت قہقری بدرجہ یہ ثابت کر رہی ہے کہ ہمارے علمائے کرام مشایخ عظام اور تعلیم یافتہ گروہ اپنے فریضہ سے روگردان اور اولات امور و اغنیا اس سے اغماض کر رہے ہین۔

(**سرزمین دکن اور تبلیغ**) سرزمین دکن مین خیر قرون کے اس بھولے ہوئے سبق کی سب سے پہلے مولانا علی رضا خان مرحوم ایم پے (رکن عدالت عالیہ) نے یاد تازہ کی۔ اس باخدا بزرگ کے صدا پر چند برگزیدگان حزب اللہ نے لبیک کہا۔ عملی قدم میدان مجاہدہ مین بڑھایا گیا چند روزہ کی مخلصانہ سرگرمی بیکار نہیں گئی زیادہ از توقع کامیابی نصیب ہوئی لیکن اعلاء کلمۃ اللہ مین بھی باہمی رقابت نے ہمیشہ کے لئے اس چراغ کو گل کر دیا۔ اب حالت یہ ہو رہی ہے کہ خیر امتہ کو ہی ہدایت اور رہبری کی ضرورت داعی ہے بھٹکے ہوئے بھائیوں کو ہی مسلمانی پر قایم رکھنے اور انکی اصلاح کرنے کو کافی اور غنیمت سمجھنا چاہئے (**واعظون کی ضرورت**) جبکہ ہم ایک سر برآوردہ باقتدار مہذب برٹش گورنمنٹ کی پیروی تقلید امور تمدن میں کر رہے ہین تو کیا وجہ ہے انتظامات مذہبی میں جو ہمارے عقاید کے خلاف نہ ہو۔ انکی تتبع سے استفادہ حاصل نکرین کچھ کام کرنا ہے تو برٹش انڈیا کے محکمہ مذہب کے ریورٹ سے ضروری امور مواد اخذ کئے جا سکتے ہین برٹش انڈیا کے محکمہ مذہبی میں یہ طریقہ مروج ہے کہ ہر صوبہ مین بشپ اور آرچ بشپ اور ہر ضلع میں ڈیکن منجانب گورنمنٹ مامور کیا جاتا ہے یہ افسران مذہبی مستقر اور دورہ مین اپنے فرایض رشد و ہدایت تندہی اخلاص پابندی سے ادا کرتے ہین اون کو صرف تنخواہ سے مطلب

وض نہیں رہتا بلکہ انکے نصب العین مذہب کی سچی خدمت رہتی ہے
جب کہ مہذب آزاد مشرب برٹش گورنمنٹ تعلیم یافتہ مسیحیوں
کی نگرانی اصلاح و بہبود کے لئے بصرف کثیر افسران مذہب
مقرر کرتی ہے تو ممالک محروسہ کے مسلمان بہ حیثیت دینی
و اخلاقی پست حالت میں ہیں لہذا بدرجہ اولی ہمارے
سرکار عالی اپنے جاہل اَن پڑھ بھٹکے ہوئے دیہاتی رعایا کی
صلاح و فلاح کے لئے انتظام مناسب کرنا ضروریات سمجھے ہیں۔
میری رائے میں ہر ہر تعلقہ میں ایک ایک واعظ اخلاص و
تدین سے کام کرنے والا مقرر ہونا چاہیئے جو ہر ہر موضع میں دس
دس پندرہ پندرہ یوم قیام کر کے مسلمانوں کو کلمہ طیبہ درود
شریف۔ آسان مسائل کی تعلیم و تلقین کرتا رہے وضو اور غسل
اور نماز و روزہ سے واقف کرائے۔ فی واعظ ... روپیہ
تنخواہ اور الونس ... روپیہ دلایا جائے ہر ایک واعظ
کی تنخواہ الونس ماہانہ ... اور سالانہ (...) روپیہ ہوگی
ممالک محروسہ سرکار عالی میں جملہ ایک سو تین تعلقات ہیں
پس جملہ صرف سالانہ (...) روپیہ کا ہوگا
دیا یوں کہئے کہ سالانہ (...) روپیہ کا ہوگا۔ مگر دو چار
سال کے اندر جملہ مسلمانان جنکی حالت بہت بری ہے وہ
سب کے سب راستہ پر آجائینگے ورنہ یوں سمجھنا چاہیئے
کہ ممالک محروسہ سرکار عالی سے اسلام نا پدید ہو جائیگا اور
صدا ر اللہ اکبر بلند ہونے کے بجائے صدائے ناقوس
بلند ہونے لگے گی اضلاع کی حالت سخت ناگفتہ بہ ہے بمشکل
تمام مسلمانوں کو کلمہ یاد ہے سرکار عالی میں ایک چشمۂ فیض

جاری ہے مختلف اقطاع ہند کے مدارس اور انجمنیں وغیرہ
اس ریاست ابد پائیدار کے فیضان سے سیراب ہو رہے ہیں پس
اسلام کو بچانے اور اہل اسلام کی موجودہ مذہبی حالت درست
کرنے کے لئے اگر سرکار عالی چند سال تک اس قدر صرفہ
برداشت کرے تو جو مفید نتائج اس طرز عمل سے مترتب
ہوں گے وہ محتاج تشریح نہیں ہیں۔ پس سرکار عالی کے ملاحظہ
میں اس تجویز کو بطور خاص پیش کیا جاتا ہے۔ اور توقع کیجاتی ہے
کہ ناظم صاحب امور مذہبی اور مولانا صدر الصدور صاحب اس پر
خاص توجہ مبذول فرمائینگے اور بصورت ضرورت جملہ تعلقدار
صاحبان اضلاع کی رائے لیکر ایسا انتظام فرمائینگے کہ
مسلمانوں کی موجودہ مذہبی حالت میں اصلاح ہو اور مسلمانان ملک سرکار عالی
فی الواقع مسلمان بنے نہ کہ برائے نام مسلمان جیسا کہ ان کی موجودہ
حالت ہے اگر ایسی تعلقدار کو اجازت دیجائے تو بلحاظ اس تجربہ
کے جو اس تعلقدار کو تعلقات اور مواضعات مختلفہ کا دورہ کرکے
حاصل ہوا ہے وہ اور بھی شرح و بسط کے ساتھ ایسے
تجاویز پیش کر سکتا ہے۔ جس سے نہ تو صرف زاید ہو اور نہ خزانہ
سرکاری پر بھی زیادہ بار پڑے ہے اور کام عمدگی کے ساتھ نکل
چلے اور مسلمانان ریاست ابد پایدار جو مذہب سے بالکل
بے بہرہ ہیں۔ درست ہو جائیں۔

اقتباس رپورٹ سنہ ۳۰ف عہدہ داروں کے عدم مذاق مذہبی اور
اور احکام صدر سے تساہل و تغافل صاف ظاہر
ہے۔ میرے دورہ میں دیہات کے مسلمانوں کی حالت بہت خراب
پائی گئی جس کی اصلاح کی بیحد ضرورت ہے۔

سابقہ رپورٹ میں بیان کیا گیا ہے کہ مسلمانوں کو کلمہ وغیرہ
تک پڑھنا نہیں آتا ہے۔ اور نہ وہ وضو کرنا جانتے ہیں اور نہ وہ یہ
جانتے ہیں کہ غسل کس چڑیا کا نام ہے۔ یہ بڑی حالت مسلمانوں کی
دیکھی نہیں جا سکتی تھی اور اس لئے ایک مسلمان واعظ کو (ذاتی
صرفہ سے) تنخواہ پر مقرر کیا گیا تھا اور ان کو ایک پروانہ ضلع سے
دے کر عمال دیہی کے نام احکام جاری کئے گئے تھے کہ اہل
اسلام کو اس واعظ صاحب کی خدمت میں حاضر ہونے کی تاکید
کی جائے اور ساتھ اس کی نگرانی رکھی جائے کہ واعظ صاحب کسی
طرح کی کسی شخص کو تکلیف نہ دیں اور جو لوگ ان کے پاس بغرض
تعلیم رجوع ہوں ان کی فرصت کے اوقات کا لحاظ رکھیں۔ واعظ
صاحب کو یہ ہدایت دیگئی تھی کہ ہر ایک موضع میں وہ کم از کم ایک
ہفتہ ٹھیریں اور اس موضع کے جملہ اہل اسلام کو بوقت
فرصت تعلیم دین اور امور ضروریہ سے واقف کرا کے پھر دوسرے
موضع کو جائیں اور وہاں بھی اس طرح کا عمل اختیار کریں
اور چند روز کے بعد پھر سابقہ موضع کو آکر دیکھیں کہ کہاں
تک ان کی دی ہوئی تعلیم کا عمدہ نتیجہ نکلا اور کہاں تک
یہ لوگ پھر اپنے حاصل شدہ سبق کو بھول گئے ہوں
خدا کا شکر یہ ہے کہ اس طریقہ سے کوئی (،) مواضعات
کی حالت درست ہوگئی اور جو رپورٹیں مولوی عبدالکریم صاحب
واعظ کی طرف سے پیش ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا تھا کہ
اس سے بہت بڑا فائدہ ہو جائے گا۔

مگر مشیت اس کے برخلاف تھی کہ چار (۴) مہینے کے بعد واعظ صاحب
کا انتقال ہوگیا۔ اور گو تلاش واعظ صاحب جاری ہے مگر تا

یاایها الذین آمنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا وقودھا الناس والحجارة علیها ملائکة غلاظ شداد لایعصون الله ما امرھم ویفعلون مایؤمرون۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اذا عظمت امتی الدنیا نزعت منها هیبة الاسلام واذا ترکت الامر بالمعروف والنہی عن المنکر حرمت برکة الوحی واذا تسابت امتی سقطت من عین اللہ (جامع الصغیر)

حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جب میرے امتہ کے نظر مین (بجائے دین کے) دنیا کی عظمت ہو تو اسلام کی ہیبت اس سے نکل جائے گی۔ امر معروف نہی منکر ترک کردین تو وحی کی برکت سے محروم ہو جائینگے اور میری امتہ مین سب و شتم ہو تو نظر الہی سے گر جائینگے۔

خاتمہ کتاب کسی ایک قوم سے فروعی اختلافات کا ازالہ نا ممکن ہے۔ جزئیات کے بنا پر تفسیق وتکفیر، باہمی افتراق تنازعات نے، مسلمانون کو پست ترین ملل بنادیا باوجود اس کے ہم سنبنہیں ہوتے تنافرت جامعیتہ قومیہ کے لئے خطرناک ہے۔

دیکھیے ،،غیر تبلیغی مذہب،، آج برخلاف رسوم قدیمہ مذہب محض بغرض مصالح سیاسی ایک زبردست، اور متحد قوم بننے کے لئے اپنے مذہبی اختلافات کو بالائے طاق رکھکر اراذل واسافل کے علاوہ اور ملل کو اپنے مین جذب اور شامل کر رہے ہین نیز ایک مرکز قومیت پر لانیکے لئے کوشان ہین۔

مقدر حرد ا رأم۔ صلح و امن لا اکراہ فی الدین آلآیہ
اور ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ
کے ذریعہ سے اعلاء کلمۃ اللہ و تبلیغ مذھب کے لئے یہ اجر
جزیل و ثواب جمیل کا وعدہ کر رکھا ہے کہ ایک غیر مسلم بھٹکے ہوئی
کو موحد، خدا پرست بنائیں تو خوشنودی رحمان کے علاوہ مستحق
جنان ہے، افسوس کہ ایسے ثواب عظیم کے حاصل کرنیسے ہمارے
افراد قوم غافل و محروم ہو رہے ہیں۔ واللہ الموفق وعلیہ التکلان طم۔

خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین
کے نصائح

(حضرت صدیق اکبر)

(۱) الصدق امانۃ والکذب خیانۃ، صداقت امانت ھے۔ اور جھوٹ خیانت ہے
(۲) ان اکیس الکیس التقی، وان احمق الحمق الفجور۔ زیادہ دانشمندی
پرہیزگاری ہے اور زیادہ عجز و ناتوانی بدکاری ہے،
(۳) لما تشیع الفاحشۃ فی قوم الا عمھم اللہ بالبلاء کسی قوم میں حرام
کاری پھیلجاتی ہے تو خدا ان پر بلا عام نازل کرتا ہے۔
(۴) اذا کان المال عند من لا ینفعہ والسلاح عند
من لا یستعملہ والرای عند من لا یقبل منہ ضاعۃ
الامور۔ نفع نہ پہونچانیوالے کے پاس مال استعمال نہ
کرنیوالے کے پاس اسلحہ، اور جس کی بات مقبول نہوتی ہو، اس کے
پاس رائے ہوتو، امور ضائع ہو جاتے ہیں۔

(حضرت فاروق اعظم)

(۱) اجتهد ان لا تكون دنی الهمة فانی ما رايت شيئا اسقط لم الانسان من تدانی همته پست ہمت ہو نیکے لئے کوشش کرو میں نے ہا میں نے انسانی ترقی کا زیادہ ساقط کرنے والا اس کے پست ہمتی سے بڑھ کر نہیں دیکھا۔ (۲) عليك بالصدق فان قتلك الصدق، راست بازی کو اختیار کرو اگر چہ کہ صداقت تیرے قتل کا باعث ہو، (۳) اعزکم الله بالاسلام فمهما تطلبوا العز بغيره يذلكم الله۔ اللہ نے تم کو اسلام سے عزت دی ہے۔ جب تم اسلام کے غیر میں عزت طلب کروگے تو ذلیل وخوار ہو جاؤگے۔

(حضرت عثمان ذی النورین)

(۱) اياكم والخمر فانها مفتاح الشر؛ نشہ بازی سے بچو وہ شر کی کنجی ہے
(۲) هم الدنيا ظلمة فی القلب وهم الآخرة نور فی القلب۔ دنیا کے غم قلب میں تاریکی اور فکر آخرت نور پیدا کرتا ہے۔

(حضرت علی مرتضی)

(۱) فانی اكره لكم ان تكونوا سبابين۔ میں بہت ہی برا جانتا ہوں کہ سب و شتم کرنے والوں کو (شیعہ کی معتبر کتاب نہج البلاغۃ ج ا ص ۲۲۳)
(۲) لا شرف اعلى من الاسلام۔ مذہب اسلام سے بڑھکر کوئی شرف بزرگی نہیں ہے (۳) عبد الشهوة اذل من عبد الرق۔ خواہشات نفسانی کا بندہ غلام سے بڑھکر ذلیل وخوار ہو جاتا ہے (۴) قلب الاحمق فی فمه كل سر يكون فی قلب الاحمق يزيعه بلسانه ويشيعه لاخوانه۔ بیوقوف کا دل اسکے منہ میں ہوتا ہے دلی راز کو اپنے زبان سے ظاہر اور فاش کر دیتا ہے۔

لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

ه

مااظهر التبيين فی التفهیم ؛ من ذا الکتاب الالف للتعلیم
عجبٌ سماہ رشفۃ منه ارخ؛ فتعد تاریخ النبی الارخ

۵۸۵

۱۰۲۲ ۱۷۶ ۱۳۲ ۵۹۱ التعلیم العام فی بلدان النظام ۱۹۲۲ سنہ ع

ومن الثانی عام میلاد عیسی؛ اخراج قلب الهجی من کل ملا
انمت مشکورا یا غوث الانام؛ التعلیم العام فی ملك النظام

۱۳۴۰ھ - ۱۹۲۲ء

مرتبہ

جناب مولوی محمد غوث صاحب مددگار صدر مدرس مدرسۂ دینیات

سرکار عالی

مطبع

فیض الکریم حیدر آباد میں چھپکر شائع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامدًا ومصلیًا ومسلمًا علیٰ رسولہ وآلہ وصحبہ

احد سامع المناجات ❊ صمد کافی المہمات
عالم السر والخفیات ❊ خالق الارض والسمٰوٰت

ادیان سابقہ میں اسلام کو ہی یہ شرف حاصل ہے کہ وہ ابتداء ظہور سے تعلیم و تربیت کا سرگرم حامی و موید رہا ہے، مدینۃ العلم کے دار العلوم کے تربیت یافتہ، تلامیذ جو اہل صفہ وغیرہ کے نام نامی سے موسوم ہیں، قبائل عرب میں انکی علمی کارگذاری، تعلیم و تربیت طالبعلم وحبر الامۃ کی علمی تلقین و اشاعت، سر کے مشہور واقعات، تاریخ اسلام کے زرین کارناموں سے ہیں،

ان نفوس قدسیہ کے پاک زندگی کا مقصد، مشعل ہدایت، تعلیم ربانی سے ظلمکدہ عالم کو پرضیا، او منور کرنا، تھا، دنیوی جاہ وجلال، زرپرستی انکا مطمح نظر نہیں تھا، وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ، الآیہ صحیح بخاری میں لکھا ہے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ لقد رایت سبعین من اھل الصفۃ ما منھم رجل علیہ رداء اما ازار و اما کساء قد ربطوا فی اعناقھم، فمنھا ما یبلغ نصف الساقین، و منھا ما یبلغ الکعبین فیجمعہ بیدہ کراھۃ

ان عوی، عوسانند "

الغرض کتاب وسنت سے تعلیم وتربیۃ کی ترغیب وتحریص از حد ثابت ہے،
دوسرے ملل میں علم محرب مذاہب، تصور کیا جاتا تھا، اسلام میں باعث رفع
قال اللہ تعالی۔ یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا
الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ الآیہ ای یرفع درجات اھل العلم منھم خاصۃ
و قال، عز وجل قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا
یعلمون الآیہ لا یستویان۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما طلب العلم ساعۃ خیر من
قیام لیلۃ وطلب العلم یوما خیر من صیام ثلاثۃ اشھر۔

(رواہ الدیلمی)

طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم (مسند امام احمد)
من یرد اللہ بہ خیرا یفقہ فی الدین (بخاری ومسلم)

ـــہ

علم چوں بر دل زند یارے شود ٭ علم چوں بر تن زند مارے شود
گفت ایزد یحمل اسفارہ ٭ بار باشد علم کاں نبود زہو۔

(مثنوی)

ـــہ

علم سوی در اگہ برد ٭ نہ سوی نفس ومال وجاہ برد
جان سبے جلم دل بمیراند ٭ شاخ بے بار دیگیر اند
سنائی رح

السابغہ" (القول التام فی فضل الرمی بالسہام) ص۳ سطر

بلاد اسلامیہ میں تعلیمی اصلاح | اسلامی تنزل، انحطاط کے ساتھ یوروپ کی ترقی شروع ہوگئی، علوم و فنون صنعت، و حرفت، تجارت میں اہل مغرب گوئی سبقت لے گئے، ان اسباب سے متاثر ہوکر، تاجداران اسلام میں سلطان سلیم خاں ثالث دولت عثمانیہ میں، محمد علی بادشاہ مصر میں ناصر الدین قاچار ایران میں اصلاح حال اور دماغی ذہنی علوم کے ترقی کے طرف متوجہ ہوگئے ان کی کوشش زیادہ تر اشاعۃ علوم کیطرف منحصر رہی۔ اور شعبوں کیطرف جنکی شدید ضرورت تھی لحاظ کم کیا گیا، برخلاف اس کے امیر معظم عبد الرحمن خان مرحوم فرمانروائے افغانستان نے، روسی پیٹر اعظم، اور سابق میکاڈو کے نقش قدم پر چلا، مادی ترقی، صنعت وحرفت کے فروغ کو اپنا اولین فرض سمجھا، ملک کے تمدنی ضروریات خود ملک میں مہیا کئے جانے لگے۔ یہانتک کہ ملک کا مدافعتی سامان جدید اصول پر تیار ہونے لگا۔ دولت علیہ آصفیہ میں حضرت غفران منزل نواب ناصر الدولہ بہادر کے زیر سرپرستی نواب فخر الدین خاں بہادر امیر کبیر اول نے مدرسہ فخریہ قائم کیا۔ اور مغربی علوم و فنون مشرقی علوم و فنون کے امتزاج کے ساتھ اردو میں منتقل کئے گئے اور بہت سے سائنٹفک آلات بھی مہیا کئے گئے۔ نواب سراج الملک مرحوم نے مدرسۂ ڈاکٹری جسکی تعلیم کا ذریعہ اردو تھا کھولا اس کے چند سال بعد دار العلوم اور پھر رفتہ رفتہ مدارس انگریزی و تعلیم المعلمین و مدارس انگریزی قائم ہوئے۔ فرمانروایان دولت آصفیہ ہمیشہ بہ لحاظ قوم پرستی مغربی علوم و فنون، تمدن سے صرف خذ ما صفا و دع ما کدر

کے اصول پر کاربند رہے، اور مشرقی علوم و فنون ملکی تمدن، قومی ہستی، شعائر ملی کو مغربیت میں منجذب اور فنا ہونے سے بچاتے رہے،

علوم دینیہ کی سرپرستی کا ریاست کو یہاں تک خیال رہا ہے کہ رکن عدالت کورٹ تک مفتی پر تفوق نہیں دیا گیا۔ ہر دو کی تنخواہ مساوی رکھی گئی!!

تعلیم عامہ اور اقتصادی مشکلات

یورپ، امریکہ، اور جاپان کاروباری ملک ہیں، جہاں یونیورسٹیوں کے علمی ڈگریوں کے بجائے زیادہ تر ٹیکنالوجیکل فیکلٹی، کیطرف توجہ کیجاتی ہے یہ بات ظاہر ہے کہ یونیورسٹیوں کی ڈگریاں کل ملک کے معیشت کے متکفل نہیں ہو سکتے!!

ہمارا تعلیمی سسٹم برٹش انڈیا کیطرح ہے، جہاں زیادہ تر "معروف ملازمت" کے تعلیم یافتہ تیار کئے جاتے ہیں، جنکی دوڑ دفتر تک محدود رہتی ہے،

ملازمت کی تعلیم نے جسطرح ہندوستان کے مایۂ ناز صنعت و حرفت کو پامال کر دیا، اس نظام تعلیم کی تقلید سے ہمارے چند بچے کچھے ملکی صنعت کی بھی تباہی لا رہی ہے۔ السعید من وعظ بغیرہ۔

پیشہ ور، کاریگر، صناع، مزارعین وغیرہ کی اولاد تعلیم یافتہ صرف اس غرض سے ہوتے ہیں کہ طوق ملازمت ان کے گلے پڑے!!

انگلستان کاروباری کثیر الذرائع اور پر ثروت ملک ہے باوجود اس کے وہاں کے تعلیم یافتہ، کثیر التعداد باشندگو بھی معیشت کی تنگی اور اقتصادی مشکلات پیچیدگیاں ہمیشہ تاربرقیات میں نظر آتے رہتے ہیں۔

تو وہ ممالک جہاں کاروبار مفقود، تجارت محدود، ملازمت محدود،

ایک انار و صد بیمار ان کے لئے اہم ترین مسئلہ اس کا سلجھانا ہے
بڑی مسرت کی بات ہے کہ خادمان اعلحضرت بادشاہ دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ
نے ملک کی صنعتی نشو و نما فروغ کے لئے بعض [illegible]
ہے کہ ملک تا حال از ادنیٰ تا اعلیٰ از جزو تا کل، ضروریات زندگی، [illegible]
بیرونی مصنوعات کا محتاج ہے جس کی وجہ سے افلاس ادبار، عالمگیر ہو رہا ہے
امید ہے کہ آیندہ علمی اور صنعتی ترقی، ملکی خوشحالی،
اعلحضرت ادام اللہ اقبالہٗ کے مآثر جلیلہ باقیات الصالحات سے محسوب
ہوگی سہ کسے نیک بیند بہر دو سرائے ۔ کہ نیکی رساند بخلق خدائے۔
اس بارہ میں صرف ریاست میسور عملاً کچھ کام کر رہی ہے۔

جناب ملا عبد القیوم صاحب مرحوم کی رائے ہمارے حکام میں صرف غمخوار ملک و ملت ملا صاحب مرحوم و مغفور نے اس مسئلہ پر کافی روشنی ڈالی، جس کا اقتباس درج ذیل ہے،

"آجکل ملک کو جو ضرورت درپیش ہے وہ قوت نظری و دماغی کی نہیں ہے قدیم و جدید تعلیم نے بقدر کافی ہمارے قوائے نظریہ و دماغیہ کو پختہ و مستحکم کر دیا ہے ملک اسوقت اگر محتاج ہے تو صرف حکمت عملی کے شعبوں کا ہمکو سردست طلبا کی فکر کرنی چاہیے نہ سبق کی۔ جسمانی ضروریات کے استیفا کے بغیر کسی طرح دنیوی و اخروی سعادات کا اکتساب نہیں ہو سکتا ہمارے ملک میں نہ حرفت نہ زراعت ہے نہ تجارت جسکے باعث روز بروز وہ نکبت و افلاس میں باد صرصر سے مرجھا رہا ہے اس امر کی سخت ضرورت ہے کہ اہل ملک کو وہ تعلیم دیجائے

جنکی ضرورت وہ اختتام تعلیم کے بعد اپنی روٹی اپنے دست مزد سے کما کر کھا سکیں سرکار کو
اپنی پرورش کے لئے مشوش و پریشان نہ کریں اور تعلیمی اخراجات کا بار اٹھانے
اور یونیورسٹی کے ڈگریاں حاصل کرنے کے باوجود محض ناکارہ نہ ثابت ہوں اور
اپنی معیشت میں سرکار کے دست نگر اور اس کے رحم و کرم کے امیدوار نہ بنے
رہیں۔ اور ملکی افلاس اور فقر و فاقہ کو ترقی نہ دیں اب تک تمام ہندوستان کی یونیورسٹیوں
کی تعلیم کا نتیجہ بالکل اس کے برعکس ہوا ہے۔ میں اپنے ملک میں فقیہ، فلسفی، ادیب،
شاعر، یا میٹرک سے لیکر ایم۔ اے تک کی ڈگریاں رکھنے والوں کے بہ نسبت معمار، انجینیر
ڈاکٹر، بڑھئی، لوہار، تاجر، مزارع، اور ریل کی پٹریاں بچھانے والوں اور انجن بنانے
والوں کو دیکھنا پسند کرتا ہوں۔ یہ تمام محترف فرقے اپنی محنت اور مزدوری سے آزادانہ
معیشت پیدا کر کے خود بھی مترفہ و خوشحال رہتے ہیں اور سرکار کو بھی اپنی خدمت و پرورش کے
تقاضوں سے مکدر اور حیران نہیں کرتے ہیں۔ آجکل لوگوں نے چوطرف اشاعت تعلیم کی جو دھوم
مچا رکھی ہے۔ اور رات دن ایسی تعلیم کی فکر میں لگے ہوئے ہیں جس سے سوائے وقت
پیسہ محنت صرف کر کے اغیار کے محتاج بنتے اور غلامی کا قشقہ اپنے ماتھے پر لگانے کے کچھ
بھی حاصل نہیں۔ درحقیقت یہ لوگ قوم و ملک کو روز بروز محتاج بنا رہے ہیں۔ اور
غلامی کی حالت میں لا رہے ہیں اور محض نادان دوست ہیں۔ جو بدتر از دشمن دانا ہے
تعلیم کی غرض و غایت صرف یہ ہے کہ حوائج تمدنی اور معیشت و معاشرت نوع انسانی
میں سہولت و شائستگی پیدا کرے، جس تعلیم کا نتیجہ یہ نہو۔ اور وہ بجائے سہولت پیدا
کرنے کے ان امور میں الٹا دقت پیدا کردے اس سے پناہ مانگنی چاہیے (اعوذ
باللہ من علم لا ینفع) طریقہ تعلیم کے اختیار کرنے میں ہم کو امریکہ، جاپان،

اور یورپ کی پیروی و تقلید کرنی چاہیئے۔ ان ممالک کی ترقی کچھ یونیورسٹی کی
ڈگریوں سے نہیں ہوتی ہے۔ بہر حال وہ قوم جو اپنی ضرورت خور و نوش کو خود پورا
نہ کرے۔ اور دیگر اقوام کے محتاج و دست نگر رہے۔ وہ کبھی غلامی کی پستی سے ترقی
کرکے تہذیب و ترفہ کے زینہ پر نہیں چڑھ سکتی یہاں عام طور پر تعلیم کی جو رفتار نظر آرہی ہے
وہ زمانہ شناسوں کی نگاہ میں تمام قوائے حسیہ اور اعضائے جسمیہ کو برباد کرنے والی اور
قوم کو بیکار و مفلس۔ اور محتاج بنانے والی دکھائی دیتی ہے اس لئے ہم کو بجائے اس کے
عملی اور مادی ترقی کرنی چاہیئے صرف ذہنی اور دماغی ہی قوتوں کو بڑھا بڑھا کر تھکانا
اور رائیگاں کر دینا، بالکل جہالت اور نادانی ہے۔ اور مورث ذلت و نکبت و افلاس
و بدنامی ہے" تذکرۂ ملا عبدالقیوم صاحب مرحوم۔

مغربی و مذہبی تعلیم کی ضرورت | مطبوعہ رپورٹ نظم و نسق امور مذہبی مرتبہ جناب
حافظ محمد یسین صاحب بی۔ اے اول تعلقدار صاحب ضلع عثمان آباد بابتہ ۱۳۲۹ف
کا اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے وہو ہذا "تعلیم یافتہ دور اندیش افراد محسوس کر رہے
ہیں مغربی سطحی تعلیم اور سوفسطائی فلسفہ اور یورپین تمدن دہریت اور زندقہ
اخلاقی کے علاوہ نظام عالم کے لئے خطرناک جرائیم اور رامنیت عامہ کے لئے زہر ہلاہل
ثابت ہو رہے ہیں۔ انارکی طوائف الملوکی اور انقلاب کے مہیب اثرات عالمگیر
ہو رہے ہیں سے مرد آخر بیں مبارک بندہ ایست۔ ہمارے روشن دماغ مدبر
اعظم آقائے ولی نعمت مدظلہ العالی نے اعلیٰ درجہ کے تدبر اور دور اندیشی سے
کام لیکر مغربی تعلیم کے ساتھ ساتھ مشرقی تعلیم اور دینی تربیت کو جزو لاینفک عنصر
قرار دیا اس بارہ خاص میں بیحد دلچسپی لا اور لے رہے ہیں انگریزی اعلیٰ حکام اراکین

سلطنت نے بھی اب اس ضرورت کو محسوس کیا ہے راجکمار کالج میں سابق ویسرائے ہند کی آ سپیچ موجودہ وایسرائے بہادر کی دلچسپی اور انگریزی یونیورسٹیوں میں اس کی ترویج اس ضرورت کو نمایاں کر رہے ہیں ابناء وطن کی صلاح و فلاح قومی ترقی مصالح ملکی و مذہبی میں اولات امور کا متبوع کے متحد الخیال متفق الرائے تابع و متمل ہیا آ و مصالح ملکی ہونا لازمات سے ہے مشرقی و مذہبی تعلیم کے امحاکی موجودہ سعی گویا خودکشی کے مرادف ہے قلمرو سرکار عالی میں بعض لوگ شاکی پائے گئے

کہ باوجود متعدد گشتیات کے اضلاع وغیرہ کے مدارس میں مذہبی تعلیم و تربیت سے عمداً تساہل متعلمین کہ پابندی مذہب صوم و صلوۃ سے تغافل طلبہ کے مذہبی نشوونما اغماض کیا جا رہا ہے قابل توجہ حکام عالی مقام ہے مونٹ روڈ مدراس کے سرکاری کالج میں مسلمان متعلمین کے مذہبی تعلیم نماز کے لئے سابق پرنسپل مسٹر ڈبلیو ماس یم۔ آ کی دلچسپی ہمارے لئے قابل تقلید ہے مشرقی تعلیم و تربیت ہم کو ایک صلح پسند شہری بناتی ہے فلسفہ اخلاق ادب اطاعت کے حلی سے آراستہ و پیراستہ کرتی ہے مقدس مذہب کی تعلیم جذبات صحیحہ پیدا کرتی ہے صراط المستقیم پر رہبری کرتی ہے بادشاہ وقت کی اطاعت غلت سکھاتی ہے مذہب ہم کو سکھلاتا ہے۔ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ الآیہ اور لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِھَا الآیہ اَلسُّلْطَانُ ظِلُّ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ فَمَنْ اَکْرَمَہٗ اَکْرَمَہُ اللّٰہُ وَمَنْ اَھَانَہٗ اَھَانَہُ اللّٰہُ (طب ہب) اَلسُّلْطَانُ ظِلُّ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ یَاوِی اِلَیْہِ الضَّعِیْفُ وَبِہٖ یَنْتَصِرُ الْمَظْلُوْمُ وَمَنْ اَکْرَمَ سُلْطَانَ اللّٰہِ فِی الدُّنْیَا اَکْرَمَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ (ابن النجار)

اَلسُّلْطَانُ الْعَادِلُ الْمُتَوَاضِعُ ظِلُّ اللّٰهِ وَرُمْحُهٗ فِي الْاَرْضِ رُفِعَ لَهٗ عَمَلُ سَبْعِيْنَ صِدِّيْقًا (ابو شیخ عن ابی بکر)

(تعلیم یوروپ) محکمۂ امور مذہبی سے یہ کوشش اور تحریک ہونا چاہیئے کہ تعلیم یوروپ کے لئے آئندہ ایسے طلبہ بھیجے جانا چاہیئے جو مذہبی علوم فقہ عقائد سے قدرے واقف ہوں (پابند صوم وصلوٰۃ ہوں) ورنہ ملک جو نمونہ اب پیش کر رہا ہے اوس کو میں ہانوٹو سابق وزیر خارجیہ فرانس کے الفاظ میں پیش کرتا ہوں جو ایک میگزین میں شائع کیا تھا۔ "ترک گذشتہ ایک صدی سے کثیر التعداد یوروپ میں تعلیم حاصل کرنے آئے۔ برخلاف اس کے جاپانی مختصر تعداد ایک محدود زمانہ سے اپنے ابناء وطن کی بغرض تعلیم یوروپ بھیجا۔ جاپان کی دماغی ترقی نشو ونما صنعتی کامیابی قابل رشک ہے جاپان کے طلبہ نے یوروپ کے علوم وفنون صنعت وحرفت سیکھا اور مسلمان یوروپ کے عیوب عیاشی فضول خرچی فیاشن پرستی سیکھا جس سے جاپان کی ترقی عروج عیاں ہے اور ترکوں کا زوال وادبار نمایاں" اسی طرح قیصر جرمنی نے ترکی طلبہ کو بزمانۂ سلطان عبد الحمید خاں مرحوم یہ نصیحت کی تھی کہ "جرمن کے دل لبھانے والے برائیوں کو مت سیکھو جس غرض سے میرے دوست سلطان المعظم نے تم کو بھیجا ہے اسکو مستعدی سے حاصل کرو" (رپورٹ مذہبی ضلع عثمان آباد صہ ۱۵-۱۶-۱۷)

علوم مشرقیہ! اعلحضرت بندگانعالی متعالی کو تعلیم سے از حد دلچسپی ہے، اسکی سرپرستی نہ صرف ممالک محروسہ میں کیجاتی ہے بلکہ بیرون ممالک آصفیہ بھی ریاست کا چشمۂ فیض جاری ہے۔ سہ کف او قلزم است و جود او سحاب ٭ کشت امید

عالمی سیراب ؛ حماک اللہ عن شر النوائب ؛ جزاک اللہ یف اللہ امین خیرا ؛

عثمانیہ یونیورسٹی اعلیٰحضرت بادشاہ دکن خلد اللہ ملکہ کے مآثر جلیلہ؛ باقیات الصالحات سے ہے، جو بغداد کے نظامیہ کی یاد تازہ کر رہی ہے،

زرین عہد عثمانی میں **مذہبی علوم** کو خاص اہمیت دیگئی ہے، مغربی تعلیم کیطرح مشرقی تعلیم کے ترقی کا بھی لحاظ مرعی رکھا گیا ہے، ملک متوقع ہے کہ اعباڑ میں حکام اپنے جلیل القدر آقا کے نقش قدم چلنے کوشش فرمائیں گے، ہکو مذہبی تعلیم کے زندہ رکھنے کیلئے کاغذی عمل کے بجائے صدق دلی سے عملی قدم آگے بڑھانا چاہیے دہریت پسند مادہ پرست مغرب کی تقلید، مشرق کے لئے ضروری نہیں ہے، اور اسپر مذہبی **تعلیم عملی** طور پر جبری اور اسپر کانی نگرانی ہونا چاہیے، یورپ میں قوم کو ایک مرکز پر لانے کے لئے جذبات وطنیت ہیں مشرق میں اس کا قائم مقام مذہب ہے۔

چونکہ موجودہ اقتصادی مشکلات، کی وجہ سے عموماً تعلیم کی غرض و غایت تحصیل علم نہیں رہی صرف ملازمت رہ گئی ہے لہذا ملک کے نشو ونما و ترقی کے لئے تعلیم کے ساتھ ساتھ ٹیکنالوجیکل فیکلٹی کے قیام کی شدید ترین ضرورت محسوس ہو رہی ہے یہ امر قابل توجہ سرکار عالی ہے کہ ادو دفاتر کے لئے علوم مغربیہ کے اسناد کی غیر معمولی قدر عالی ور ترجیح اور گراجوٹیس کے لئے سپریم حقوق کی سفارش علوم مشرقیہ کے لیے ضرب شدید ملک کے لئے مصیبت کبریٰ ہے۔ رائے عامہ کے برخلاف امتحانات علوم مشرقیہ کی تنسیخ ہماری ترقی نہیں بلکہ رجعت قہقری ہے تعلیم یافتہ روشن دماغ زندہ اقوام اپنے مردہ قومی علوم و فنون کے زندہ کرنے کے لئے اظہار سرگرمی کرتے رہتے ہیں اس کا نقیض بات

افراد ملت کے پاس مترادف ترقی ہے "دشتان بینهما" مغربیت کے بیر معمولی شغف و تفوق کا یہ اثر مترتب ہو رہا ہے کہ حسب بیان مولوی سید مناظر الحسن صاحب پروفیسر کالج عثمانیہ شکپیر کے درس ڈراما وغیرہ میں ساٹھ ستر مسلمان طلبہ اور حضرت سید امر بایں صلی اللہ علیہ وسلم کے احادیث مقدسہ کے درس میں دو طالب العلم حاضر ہوتے ہیں عجب نہیں کہ رفتہ رفتہ ہمارا تمدن علوم ناپدید یا مغربی رنگ میں منجذب ہو جائے سہ ومن بعد

هذا ما یدق صفاته: کتمه اخطی لدیه و اجمل:

اِنَّ هٰؤُلَاءِ یُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَیَذَرُوْنَ وَرَاءَهُمْ یَوْمًا ثَقِیْلًا۔ الآیتہ

ملک کو مایوس نہ ہونا چاہیئے انپر روشن دماغ، دور اندیش علوم دینیہ و دنیویہ کا سرپرست، مذہب کا حامی بہی خواہ ملت بادشاہ معظم فرماں روا ہے، اس کا بہت جلد تشفی بخش تدارک ہو کر رہیگا۔

سہ

سال و فال، مال و حال، اصل و نسل و بخت و تخت۔

بادت اندر ہر دو گیتی برقرار و بر دوام:

سال خرم فال نیک و مال وافر حال خوش:

اصل ثابت نسل باقی تخت عالی بخت رام:

سہ

لِلّٰهِ دَرُّ هُمَامٍ عَالِمٍ مَلِكٍ ؛ عَدْلٍ بِهِ انْتَظَمَ الْاَیَّامُ فِیْ سِلْكٍ

حمی الملة حامیه عن حلك ؛ رقی البرایا بتعلیم واحسانٍ

تشرف الهند من اعلام صولته ؛ والدهر عال به حاشه الله والتیه

آباد حیدر آباد بجو لستہ سلطانِ امین وظل اللہ عثمانِ
ادام سلطنتہ محفوظ شوکتہ فی طول عمرہٖ واولادِ ببرکتہ
اقام مسعود اقبالِ بطلعتہٖ
یا ربّ امین امینا بایمانِ

اہل اسلام دیہات کی تربیت

ہم اہل اسلام جذبات قومیت و وطنیت کے قطع نظر خود مذہبیت میں یوروپین متمدن اقوام سے پست ہیں، باوجود ادعائے حریت یوروپینو نکی خدمات دینیہ، مذہبی سرگرمی ہمارے لئے سبق آموز ہے، ہندوستان میں، غیر سرکاری اشاعتِ تہذیب کے علاوہ سرکاری بشپ اور آرچ بشپ اور ڈیکن کی ماموری گورنمنٹ کی مذہبی دلچسپی، مسیحی قومی جدوجہد کو نمایاں کر رہا ہے سات صدی میں بوجہ تساہل ہمکو ایسی حیرت انگیز کامیابی نصیب نہ ہوتی جو اندرون ایک صدی، مہذب، آزاد یوروپین اقوام کو ہوئی یکشنبہ کے روز برٹش انڈیا میں مسیحی معابد کا نظارہ اعلیٰ یوروپین طبقہ کے مذہبی اسپرٹ کو ظاہر کرتا ہے ہمارے اعلیٰ طبقہ کی دلچسپی چہ جائے جمعہ عیدین میں بھی عیدگاہ یا جامع مسجد مین مشکل نظر آئیگی۔ ہماری تغافل و تکاہل سے اور ملل تو کیا مستفیض ہوسکتے ہیں۔ نوبت باینجا رسید کہ خود ہماری اسلامی دیہاتی بھائیوں کے تلقین مذہب و تربیت دینیہ کی شدید ترین ضرورت ہے۔ جو تا حال کس مپرسی کی حالت میں پڑے ہوئے ہیں۔ فقط

تمت تمام شد